Majallah-yi Talim o Tahqiq
مجلہ تعلیم و تحقیق
Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan
مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان
ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363
Issue 3, Vo ,July- September,2025
شمارہ ۳، جلد ۷، جولائی — ستمبر، ۲۰۲۵

اولیول (O'Level) اسلامیات کے نصاب میں شامل قرآنی آیات کا تجزیاتی مطالعہ

"An Analytical Review of Quranic Verses in the O'Level Islamiyat Curriculum"

Muhammad Nawaz[1]
Muhammad Ghayas[2]

Abstract

This research article provides a comprehensive analytical review of the Qur'anic verses included in the O'Level Islamiyat (2058) curriculum offered by Cambridge Assessment International Education. The study investigates the thematic structure, pedagogical intent, and educational outcomes associated with the selected verses and chapters. These verses are systematically categorized under three central themes: (i) the attributes and oneness of Allah, (ii) His relationship with humankind and the created world, and (iii) His guidance delivered through the Prophets. Through textual and thematic analysis, the study demonstrates how the curriculum integrates foundational Islamic concepts—such as *tawhid* (monotheism), divine justice, accountability in the hereafter, and prophetic guidance—into a framework that is both intellectually stimulating and spiritually enriching for secondary-level students. The research highlights the dual function of these verses: on the one hand, they strengthen theological understanding and spiritual awareness; on the other, they promote critical thinking, moral consciousness, and character formation.

Methodologically, the paper draws upon close reading of the Qur'anic selections, a review of curriculum documents, and pedagogical perspectives from Islamic education scholarship. Comparative insights are also included by referencing traditional curricula in order to contextualize the O'Level syllabus within wider discourses of Islamic pedagogy.

Keywords: O'Level Islamiyat,Quranic Verses,Cambridge Curriculum, Moral Development, Spiritual Training, Islamic Pedagogy.

[1]PhD Candidate, Department of Quran & Tafsir, Allama Iqbal Open University, Islamabad.
Email: Nawazrajput1@gmail.com
[2] Assistant Professor, Riphah International University, Islamabad.:Muhammad.ghayas@riphah.edu.pk

تعارف(Introduction)

اسلام ایک ایسا دین ہے جو محض عقیدے اور عبادات تک محدود نہیں بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔قرآن مجید مسلمانوں کے لیے ہدایت کا بنیادی ماخذ ہے، جو نہ صرف عقائد اور عبادات کی وضاحت کرتا ہے بلکہ اخلاقی و سماجی اصول بھی فراہم کرتا ہے۔ عصرِ حاضر میں جب دنیا بھر کے تعلیمی نظام تیزی سے بین الاقوامی معیار کی طرف بڑھ رہے ہیں، اس بات کی ضرورت اور اہمیت دوچند ہو جاتی ہے کہ اسلامی تعلیمات کو جدید نصاب میں کس طرح شامل کیا جائے تاکہ طلبہ علمی ترقی کے ساتھ اپنی دینی شناخت بھی برقرار رکھ سکیں۔ کیمبرج اولیول اسلامیات (2058) اسی ضرورت کے پیشِ نظر تشکیل دیا گیا ایک ایسا نصاب ہے جو مسلم طلبہ کو بین الاقوامی سطح کی معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلام کے بنیادی عقائد، تاریخ اور اخلاقی اصولوں سے روشناس کراتا ہے۔ یہ نصاب طلبہ کے ذہن میں تحقیقی شعور اور تنقیدی صلاحیت کو پروان چڑھانے کے ساتھ ساتھ انہیں دینِ اسلام کی روحانی و اخلاقی قدروں سے بھی آراستہ کرتا ہے۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اولیول اسلامیات کے قرآنی حصے میں شامل منتخب آیات کا تجزیہ کیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ یہ آیات کس حد تک طلبہ کے فکری ارتقاء، اخلاقی تشکیل اور عملی زندگی پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ مزید برآں، اس مطالعے کے ذریعے یہ بھی جانچا گیا ہے کہ بین الاقوامی نصاب میں شامل یہ دینی مضامین اسلامی تعلیم کی ترسیل اور اس کے تربیتی مقاصد کو کس طرح پورا کرتے ہیں۔

نصابی پس منظر(Curriculum Context)

کیمبرج ایک بین الاقوامی تعلیمی ادارہ ہے جس کا بنیادی مقصد دنیا کے مختلف خطوں میں یکساں تعلیمی نظام رائج کرنا ہے، اور اس نے اس میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس وقت دنیا کے تقریباً 57 اسلامی ممالک میں کیمبرج کا تعلیمی نظام نافذ ہے، جہاں مسلم طلبہ اپنی فکری اور سائنسی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تربیت کے مواقع بھی حاصل کرتے ہیں۔ ان مسلم معاشروں کی دینی، فکری اور اخلاقی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے کیمبرج نے اپنے نصاب میں علوم اسلامیہ کو باضابطہ طور پر شامل کیا ہے تاکہ طلبہ دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ ہو سکیں اور ان کی اخلاقی و روحانی تربیت بہتر انداز میں ممکن ہو سکے۔

علومِ اسلامیہ کا یہ نصاب ماہرینِ اسلامیات کی زیرِ نگرانی مرتب کیا جاتا ہے، جس میں خطے کے ثقافتی، لسانی اور مذہبی تقاضوں کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔ پاکستان چونکہ کیمبرج کے زون 4 میں شامل ہے، اس لیے یہاں **اسلامیات 2058** کا نصاب نافذ ہے جو اولیول سطح پر مسلم طلبہ کے لیے لازمی مضمون کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا پس منظر پاکستان کے آئین سے بھی جڑا ہے، کیونکہ آئینِ پاکستان کے مطابق حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح پر مسلم طلبہ کو اسلامی تعلیم فراہم کرے،[3] اور یہی ذمہ داری کیمبرج کے نصاب میں بھی جھلکتی ہے۔ اولیول اسلامیات (2058) کا نصاب محض علمی معلومات فراہم کرنے تک محدود نہیں بلکہ یہ تحقیقی ذہن، تنقیدی شعور، دینی فہم اور عملی اخلاقیات کو اجاگر کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. طلبہ دینِ اسلام کے بنیادی عقائد اور ان کے اولین ماخذ (قرآن و سنت) کو شعوری طور پر سمجھ سکیں۔
2. اسلامی تاریخ کے نمایاں واقعات اور اہم شخصیات سے واقفیت حاصل کریں۔

[3] وزارتِ تعلیم وفاقی و تربیتِ پیشہ ورانہ، پاکستان، قومی تعلیمی پالیسی 2017–2025، باب ۶، صفحات 20–25 (اسلام آباد: وزارتِ تعلیم، 2017)،

3. تحقیقی اور تفتیشی اندازِ فکر کو فروغ دیں۔

4. اخلاقی اور تاریخی نوعیت کے سوالات کے فہم اور ان کے جوابات تلاش کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔

یہ نصاب دو بنیادی پرچوں پر مشتمل ہے:

پرچہ اول:(Paper 1)

اس حصے میں قرآنی نصاب کو شامل کیا گیا ہے جس میں 15 منتخب قرآنی اقتباسات شامل ہیں۔ان میں 28 آیات اور 6 مختصر سورتیں آتی ہیں۔ان آیات کو تین بڑے موضوعات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے:

- اللہ تعالیٰ کا تعارف
- اللہ کا اپنی مخلوقات سے تعلق
- اللہ کا اپنے رسولوں سے تعلق

اس حصے میں قرآن کی تاریخ نزول وتدوین، نمایاں موضوعات اور اسلامی قانونی نظام میں قرآن کے کردار پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔مزید برآں سیرتِ النبی ﷺ کو شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ آپ ﷺ کی زندگی کو عملی نمونہ کے طور پر سمجھ سکیں۔اس کے ساتھ ساتھ ازواجِ مطہرات، اہلِ بیت، مہاجرین وانصار، عشرہ مبشرہ اور کاتبینِ وحی کا تعارف بھی نصاب کا حصہ ہے۔

پرچہ دوم:(Paper 2)

اس حصے میں 20 منتخب احادیث شامل کی گئی ہیں جنہیں انفرادی اور اجتماعی رویوں کے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ حدیث کی تاریخ، تدوین، محدثین کی خدمات، اصولِ جرح وتعدیل اور مشہور کتبِ حدیث کا تعارف دیا گیا ہے۔یہ پرچہ حدیث کو بطور ماخذ قانون پیش کرتا ہے اور قرآن، اجماع اور قیاس کے ساتھ اس کا تعلق واضح کرتا ہے۔اسی کے ساتھ سیرتِ خلفائے راشدین، اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکانِ اسلام جیسے اہم موضوعات بھی شامل کیے گئے ہیں تاکہ طلبہ کو ایک ہمہ جہت اور متوازن دینی فہم حاصل ہو۔[4]

زیرِ نظر تحقیق میں توجہ خاص طور پر نصاب کے پہلے حصے یعنی قرآنی مواد پر مرکوز ہے۔اس مطالعے میں جانچا گیا ہے کہ شامل کردہ قرآنی آیات کس حد تک طلبہ کے فکری ارتقاء، اخلاقی تشکیل اور دینی فہم کو فروغ دیتی ہیں اور یہ ایک بین الاقوامی نصاب میں اسلامی تعلیم کی مؤثر ترسیل کے لیے کس طرح معاون ثابت ہوتی ہیں۔

قرآنی آیات کا تجزیاتی مطالعہ(Analytical Review of Selected Verses)

اولیول اسلامیات میں قرآنی نصاب کو 15 منتخب قرآنی اقتباسات میں رکھا گیا ہے۔جس کے ضمن میں 28 آیات اور 6 مختصر سورہ بھی آجاتی ہیں۔

1۔پہلی پانچ منتخب آیات کا مجموعہ ایسا رکھا گیا ہے جس میں طلباء کو اللہ کے تعارف سے روشناس کرایا گیا ہے۔

---

4 کیمبرج اسیسمنٹ بین الاقوامی ایجوکیشن،"،کیمبرج اولیول اسلامیات ",(2058) پروگرامز وکوالیفیکیشنز،کیمبرج انٹرنیشنل،ملاحظہ شدہ 17 جولائی 2025، https://www.cambridgeinternational.org/programmes-and-qualifications/cambridge-o-level-islamiyat-2058/۔

2۔دوسری پانچ منتخب آیات کا مجموعہ ایسا رکھا گیا جس میں اللہ کا اپنی مخلوقات سے تعلق بیان کیا گیا ہے۔

3۔ تیسری اور آخری پانچ منتخب آیات کا مجموعہ ایسا ہے جس میں اللہ کا اپنے پیغمبروں سے تعلق بیان کیا گیا ہے۔

قرآنی نصاب کے پہلے حصے میں جو آیات اللہ کے تعارف کے لیے پیش کی گئی ہیں، ان تمام آیات کا انتخاب بہت احسن انداز میں کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے اللہ کے تعارف کے لیے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 255 پیش کی گئی ہے۔

1- اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ. مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ۔ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـــُٔوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ [5]

اللہ، وہ زندہ جاوید ہستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ نہ وہ سوتا ہے، اور نہ اسے اونگھ لگتی ہے۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے، اس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت ادراک میں نہیں آسکتی اِلّا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔"[6]

سورہ بقرہ کی یہ آیت آیت الکرسی کے نام سے مشہور ہے جس کا مطلب عرش کی آیت ہے۔ یہاں بنیادی موضوعات اللہ کی وحدانیت ہیں اور یہ کہ اعلیٰ ترین طاقت اور اختیار اسی کا ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین کا خصوصی مالک ہے۔ اس کی صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا، ساری کائنات کا حامی اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ وہ ان کمزوریوں یا حدود سے پاک ہے جو عام زندگی میں ہوتی ہیں اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کی مخلوقات میں سے کوئی بھی اس کے مملکت کے معاملات میں شفاعت نہیں کر سکتا۔ اللہ کی وحدانیت قرآن کریم کا سب سے اہم مضمون ہے۔ یہ تصور قرآن مجید میں مختلف مقامات پر مختلف اسلوب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے مثلاً سورہ اخلاص اللہ کی وحدانیت کو اس کے مکمل وجود کے لحاظ سے بیان کرتی ہے یعنی وہ اکیلا ہے اور اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ کوئی اولاد۔ وہ شروع سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو سب سے عظیم ترین آیت کہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو دن میں کئی مرتبہ پڑھنے کی تاکید فرماتے تھے۔ اگر ہم اس آیت میں غور کریں تو یہ آیت بہت عظمت اور رفعت والی آیت ہے کیونکہ اس میں اللہ کریم کی کی توحید، اللہ کی کبریائی اور کئی صفات کو انوکھے انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں اللہ کا تعارف جس مربوط انداز میں کیا گیا ہے وہ اس عمر کے بچوں کے لیے قرآن میں دلچسپی بڑھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ وہ جب اس آیت پر غور وتدبر کریں گے تو ان کو اللہ کریم کی ذات وصفات کے حوالے سے بہت سے سوالوں کا جواب مل جائے گا جو عموماً اس عمر میں اکثر بچوں کے اذہان میں ہوتا ہے۔ اس سے بچوں کے دلوں میں اللہ پر ایمان کی قوت بھی مضبوط و مستحکم ہوتی ہے۔ جب طلباء اس آیت کی تشریح کی طرف جاتے ہیں تو اللہ کی مختلف صفات سے بھی گہری آشنائی حاصل ہو جاتی ہے۔۔

اس کے بعد یہ آیت پیش کی گئی ہے۔

---

[5] القرآن، 2 :255

[6] القرآن، ۲۵۵:۲، ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ۱۹۴۹ء۔ ۱۹۷۲ء)، ج ۱، ص ۲۵۵۔

2- بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ۔ اَنّٰى يَكُوۡنُ لَه۔ وَلَدٌ وَّلَمۡ تَكُنۡ لَّه۔ صَاحِبَةٌ۔ وَخَلَقَ كُلَّ شَىۡءٍ۔ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ فَاعۡبُدُوۡهُ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ۔ لَا تُدۡرِكُهُ الۡاَبۡصَارُ وَهُوَ يُدۡرِكُ الۡاَبۡصَارَ۔ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ۔[7] "وہ تو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اس کا کوئی بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ کوئی اس کی شریک زندگی ہی نہیں ہے اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب، کوئی خدا اس کے سوا نہیں ہے، ہر چیز کا خالق، لہٰذا تم اسی کی بندگی کرو اور وہ ہر چیز کا کفیل ہے۔ نگاہیں اس کو نہیں پا سکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے، وہ نہایت باریک بیں اور باخبر ہے۔"[8]

سورہ انعام کی یہ آیات پوری کائنات پر اللہ کی مکمل وحدانیت اور اعلیٰ حاکمیت کی بات کرتی ہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا موجد اور ان میں موجود ہر چیز کا خالق ہے۔ وہ سب کچھ جاننے والا اور بہترین اسرار سے واقف ہے۔ وہ دنیا کی آنکھ سے پوشیدہ ہے۔ ایسی صفات کے حامل تو صرف وہی عبادت کا مستحق ہے۔ اللہ کی وحدانیت اور اس کی صفات کا ذکر متعدد سورتوں اور آیات میں مختلف اسلوب کے ساتھ کیا گیا ہے۔ سورہ اخلاص اللہ کی وحدانیت پر اس کے مکمل وجود پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے گفتگو کرتی ہے کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی باپ یا اولاد نہیں ہے، اور اس کا کسی درجہ میں کوئی موازنہ نہیں ہے۔

اس کے بعد سورہ فصلت کی آیت نمبر 37 پیش کی گئی ہے۔

3- وَمِنۡ اٰيٰتِهِ الَّيۡلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ۔ لَا تَسۡجُدُوۡا لِلشَّمۡسِ وَلَا لِلۡقَمَرِ وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ الَّذِىۡ خَلَقَهُنَّ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ۔[9] "اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں یہ رات اور دن اور سُورج اور چاند۔ سُورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو بلکہ اُس خدا کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر فی الواقع تم اُسی کی عبادت کرنے والے ہو۔"[10]

یہ آیت اس لیے طلباء کو پیش کی گئی کی طلباء کو خوب اندازہ ہو جائے کہ دن و رات اور سورج و چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اور سجدہ ان کو نہیں صرف اللہ کو کرنا چاہیے۔ جب بچے اس آیت کے متن پر تدبر کریں گے تو ان کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ دن و رات اور سورج و چاند جس منظم طریقے سے چل رہے ہیں ان کے پیچھے کوئی ہستی کارفرما ہے لہذا سجدے کے لائق یہ نہیں بلکہ وہ ہستی وہ ذات ہے جس کی طرف یہ تمام چیزیں اشارہ کر رہی ہیں۔۔ اس سے بچوں کے اذہان میں یہ چیز آ جائے گی کہ اس پوری کائنات کا کوئی تو خالق ہے اور پھر یہ تمام طلبہ کائنات کی تمام چیزوں کو اسی تناظر میں تدبر و تفکر کے ذریعے دیکھے گے جو ان کے لیے تعمیری ذہن کا باعث بنے گا۔

اس کے بعد سورہ شوریٰ کی ان آیات کو منتخب کیا گیا ہے۔

4- لَه مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِهِنَّ وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ۔[11] ۔اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، وہ بلند و برتر ہے، بہت عظیم ہے۔

---

[7] القرآن، 6:101-103

[8] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج ۲، ص ۵۴–۵۶۔

[9] القرآن، 41 :37

[10] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج ۴، ص ۴۷۰۔

[11] القرآن، 42:5-4

قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں، اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ خبردار! یقیناً اللہ ہی ہے جو بڑا بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔"[12]

اس کے بعد اللہ کے تعارف کے حوالے سے سورہ شوریٰ کی یہ آیات بتاتی ہیں کہ یہ ساری کائنات اللہ کی ہے۔ وہ واحد مالک ہے اور اس کی بادشاہی میں کسی اور کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس کی عظمت ایسی ہے کہ بلند ترین آسمان اس کے جلال سے پھٹنے کو تقریباً تیار ہیں۔ فرشتے رب العالمین کی تسبیح کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس سے روئے زمین پر موجود گمراہ مخلوق کے لیے معافی اور رحمت کی التجا کرتے ہیں۔ ان آیات پر تفکر و تدبر کرنے کے بعد ایک طالب علم کے ذہن میں اللہ کی وحدانیت، اس کی ملکیت اور اللہ کی حقیقی و کلی بادشاہت ایک مکمل تصور ذہن میں آجاتا ہے۔

خدا کے تعارف کے آخری اقتباس میں سورۃ الاخلاص کو پیش کیا گیا ہے۔

5-قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ اللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ۔ وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌ - [13]۔ "کہو، وہ اللہ ہے جو ایک ہے۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔"[14]

اس سورہ کا موضوع مسلمانوں کے عقیدہ توحید کو صاف ظاہر کرتا ہے اور اسی لیے اس سورہ کو اخلاص (ایمان کی پاکیزگی) کا نام دیا گیا ہے۔ طلباء اس حوالے سے سیکھتے ہیں کہ اللہ ہر پہلو سے منفرد ہے۔ اللہ کی یہ انفرادیت اور بالادستی اس کے رب کے سامنے انسانی عاجزی اور محدودیت کو نمایاں کرتی ہے۔ اس طرح یہ شرک کی تمام شکلوں اور درجات کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ سورہ توحید (اللہ کی وحدانیت) کے سب سے اہم اور بنیادی پہلوؤں کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ یہ بجا طور پر اللہ کی وحدانیت کا اعلان کرتی ہے اور اللہ کے باپ، دادا اور اولاد کے غلط عقیدے کی سختی سے نفی کرتی ہے۔ اس سورہ میں یہ کہہ کر اللہ کی وحدانیت کو مزید اجاگر کیا جاتا ہے کہ پوری کائنات میں اللہ کی فطرت کا کبھی کسی سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں طلباء کو اللہ کے واضح تصور سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے طلباء کے ذہن میں یہ بات پیش کر دی جاتی ہے کہ اللہ ایک ہے، وہ بالکل بے نیاز ہے، وہ کسی کا باپ یا کسی کا بیٹا نہیں اور اس کے جیسا کوئی دوسرا نہیں۔ یعنی طلباء کے ذہن میں وحدانیت کا وہ تصور پیش کر دیا جاتا ہے جس کا مطلوب اسلام ہے۔

دوسری پانچ منتخب آیات ایسی ہیں جن میں اللہ کا اپنی مخلوقات سے تعلق بیان کیا گیا ہے۔

6- اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِينَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّينِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ أِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّينَ۔[15]۔ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔ رحمان اور رحیم ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا، جو معتوب نہیں ہوئے، جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔[16]

---

[12] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج۴، ص۳۹۰۔

[13] القرآن، 112:1-4

[14] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج۶، ص۵۲۰۔

[15] القرآن، 1:1-7

[16] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج۱، ص۵۔

اس کے بعد قرآنی آیات کا جو دوسرا مرحلہ ہے اس میں خالق کائنات کا اپنے بندوں سے تعلق ظاہر کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلے قرآن کی سب سے ابتدائی سورہ یعنی سورۃ الفاتحہ پیش کی گئی ہے۔ یہ سورہ درحقیقت رب کائنات سے صراط مستقیم کی رہنمائی کے لیے دعا ہے جو اسے عطا کر سکتا ہے۔ صرف وہی عبادت کے لائق ہے اور اسی سے مدد مانگنی ہے کیونکہ وہی کائنات کی ہر چیز کا پالنے والا اور مالک ہے۔ وہ رحیم ہے اور اس نے اپنی مخلوق پر بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں، لیکن ساتھ ہی وہ اعلیٰ ترین انصاف کرنے والا ہے اور قیامت کے دن ہر ایک کو اس کے دنیاوی اعمال کا جواب دینا ہوگا۔ مومن جب صراط مستقیم کی دعا کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ ان پر رحمتیں نازل کرتا ہے اور انہیں گمراہ ہونے سے بچاتا ہے۔ دعا عبادت کا مرکز ہے اور قرآن کریم مومنوں کو دعا کی ترغیب دیتا ہے۔ اس کو پڑھنے کے بعد طالب علم ان تمام چیزوں سے واقف ہو جاتا ہے کہ ہدایت کس کے ہاتھ میں ہے اور ہدایت کون دے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ گمراہی اور بھٹکے ہوئے راستے سے کون محفوظ رکھ سکتا ہے۔ یہ سورہ بچوں کو اعتقادی طور پر مضبوط کرتی ہے کیونکہ اس میں بندہ اپنے آپ کو اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اللہ کی تعریف بیان کرنے کے بعد اس سے ہدایت کا راستہ مانگنا اور گمراہی سے بچنے کی اللہ کی بارگاہ میں استدعا کرنا بندگی کے جذبے سے سرشار کر دیتی ہے۔ بندگی کا یہ جذبہ اس عمر کے بچوں کے لیے بے حد ضروری ہے۔

7- یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ [17]. اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا، تاکہ تم پرہیز گار بنو۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت، اور اوپر سے پانی برسایا، پھر اس سے پھل نکالے تمہارے رزق کے لیے۔ پس جب تمہیں یہ معلوم ہے تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔[18]

یہ دونوں آیات اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان تعلق کو پیش کرتی ہیں۔ یہ آیات زندگی کے وہ حالات بھی پیش کرتی ہیں جو انسان کے لیے اس زمین پر زندہ رہنے کے لیے ضروری تھے۔ اللہ نے تمام انسانوں کو پیدا کیا ہے جو آج موجود ہیں یا جو ان سے پہلے آئے تھے۔ انسانیت کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ اللہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ہر طرح کی نعمتیں فراہم کی ہیں، اس لیے اللہ کے مقابلے میں دوسرے معبود بنانے کا کوئی مطلب نہیں۔ آیت نمبر 21 طلباء کو زندگی کا مقصد سکھاتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گزاریں۔ اسی مقصد کے لیے دوسرے انسانوں کو پیدا کیا گیا اور اسی مقصد کے لیے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔ آیت نمبر 22 طلباء کو دو اہم سبق سکھاتی ہے۔ ایک یہ ہے کہ ہم پر اللہ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے۔ اللہ نے ہمیں اس زمین پر زندگی کی ہر سہولت فراہم کی ہے۔ دوسرا سبق یہ ہے کہ ہمیں کسی قیمت پر شرک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس زمین اور پانی کے چکر کا نظام صرف اللہ ہی پیدا کر سکتا ہے جو ہماری خوراک کا بنیادی ذریعہ ہے۔ صرف اللہ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے اور زندگی کے ہر معاملے میں صرف اسی کی پیروی کرنی چاہیے۔[19].

---

[17] القرآن، 2:21-22

[18] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، جلد ا، ص ۳۰۔

[19] کیمبرج اسیسمنٹ بین الاقوامی ایجوکیشن، کیمبرج او لیول اسلامیات 2058 نصاب برائے 2022 و 2023، ورژن 1، ستمبر 2019، ص.16۔

8- اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ- خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ- اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ- الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ- عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ- [20]."پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ انسان کو وہ علم دیا جو وہ نہ جانتا تھا۔"[21]

طالب علموں کے لیے سورہ علق کی یہ آیات بہت اہم ہے کیونکہ اس میں علم کی اہمیت کے حوالے سے بتایا گیا ہے۔ سورہ علق کی یہ پانچ آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی ہیں جب آپ رمضان کے مہینے میں غار حرا میں مراقبہ کر رہے تھے۔ اس وحی نے اللہ کا ادراک دیا کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے۔ خاص طور پر انسان کی تخلیق کا تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے کہ وہ زمین پر سب سے افضل مخلوق ہے اور جمے خون کے لوتھڑے سے بہترین قد کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ نے اسے حواس اور سوچنے کی طاقت دی، اس کی زندگی کے تقاضے پیدا کیے اور اس کی جبلت میں ان کو استعمال کرنے کا طریقہ ڈالا اور اسے حق کا علم اور حکمت عطا کی۔ علم کے بغیر بنی نوع انسان کی رہنمائی ممکن نہیں۔ چنانچہ نبوت کی ذمہ داری دینے سے پہلے اللہ نے اپنے رسول کو علم عطا کیا۔ پہلے انبیاء کو بھی علم کی نعمت سے نوازا گیا۔

9- اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا- وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا- وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا- يَوۡمَٮِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا- بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا- يَوۡمَٮِٕذٍ يَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا. لِّيُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ- فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَه. - وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَه- [22]. "جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی۔ اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔ اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔ کیونکہ تمہارے رب نے اسے وحی کی ہو گی۔ اس روز لوگ الگ الگ ہو کر اپنے اعمال دکھائے جائیں گے۔ پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔"[23]

سورۃ الزلزال موت کے بعد کی دوسری زندگی کے بارے میں بتاتی ہے جو اس دن واقع ہو گی جب زمین زور سے ہل جائے گی۔ زبردست جھڑپوں کے نتیجے میں زمین لاشیں، سونے چاندی، زیورات اور ہر قسم کی دولت اپنے پیٹ میں چھپی ہوئی باہر پھینک دے گی۔ سورہ انشقاق کی آیت نمبر 4 کہتی ہے "اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے باہر پھینک کر خالی ہو جاتا ہے۔" بوسیدہ لاشوں کے بکھرے ہوئے حصے اپنی پہلی زندگی کی شکل میں دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور یہ صورت حال انسان کے لیے پریشان کن ہو گی۔ زمین اس دن اللہ کے حکم سے گواہی دے گی اور ہر ایک کے اعمال کو بیان کرے گی جو اس نے اپنی دنیاوی زندگی میں مخصوص اوقات اور مقامات پر کیے تھے۔ تمام انسانوں کو ان کے اعمال کا ایسا مکمل ریکارڈ پیش کیا جائے گا کہ وہ ذرہ برابر بھی اپنی تمام چیزوں اور برائیوں کو ذاتی طور پر دیکھ لیں گے۔

---

[20] القرآن، 95:1-5

[21] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج ۶، ص ۵۰۰۔

[22] القرآن، 99:1-8

[23] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج ۶، ص ۵۴۰۔

10- قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ مَلِكِ النَّاسِ۔ إِلَٰهِ النَّاسِ۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ۔ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔[24] کہو میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنّوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔"[25]

طالب علموں کے لیے اس سورۃ کو رکھنے کے اہم مقاصد یہ ہیں کہ یہ سورہ وسوسہ ڈالنے والوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کا درس دیتی ہے۔ ہم انسان کی غلط تجاویز کے ساتھ ساتھ اپنے دلوں میں برائی کے خفیہ وسوسوں کی طرف بھی مائل ہو سکتے ہیں۔ اللہ تمام بنی نوع انسان کا پالنے والا، بادشاہ اور معبود ہونے کے ناطے اپنی مخلوقات پر مکمل اختیار اور اختیار رکھتا ہے اور وہ ہمیں ہمارے دلوں میں پیدا ہونے والے بیمار فتنوں سے پوری طرح بچا سکتا ہے۔

آخری پانچ منتخب آیات ایسی ہیں جن میں اللہ کا اپنے پیغمبروں سے تعلق بیان کیا گیا ہے۔

11- وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً۔ قَالُوٓا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔ قَالَ إِنِّيٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔ وَعَلَّمَ ءَادَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنۢبِـُٔونِي بِأَسْمَآءِ هَٰٓؤُلَآءِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ۔ قَالُوا سُبْحَٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ۔ قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ أَنۢبِئْهُم بِأَسْمَآئِهِمْ ۖ فَلَمَّآ أَنۢبَأَهُم بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّيٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ۔ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ، وَكَانَ مِنَ الْكَٰفِرِينَ۔ وَقُلْنَا يَٰٓـَٔادَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا، وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّٰلِمِينَ۔ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ حِينٍ۔ فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔[26] اور (یاد کرو) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔" انہوں نے کہا: "کیا آپ اس میں ایسے کو بنائیں گے جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا، جبکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح اور تیری تقدیس کرتے ہیں؟" فرمایا: "میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" اور اس نے آدم کو تمام نام سکھا دیے، پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا: "اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ۔" وہ بولے: "تو پاک ہے! ہمیں کچھ علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا۔ بے شک تو ہی سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔ فرمایا: "اے آدم! ان کو ان کے نام بتاؤ۔" پھر جب اس نے ان کو ان کے نام بتا دیے تو فرمایا: "کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہوں، اور وہ بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے تھے۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے؛ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ اور ہم نے کہا: "اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں سکونت اختیار کرو اور جہاں سے چاہو فراغت سے کھاؤ، لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالموں میں شمار ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے ان دونوں کو وہاں سے لغزش میں ڈال دیا اور انہیں اس حالت سے نکال دیا جس میں وہ تھے، اور ہم نے کہا: "اب تم سب اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے، اور زمین میں ایک وقت تک تمہارے لیے ٹھکانہ اور فائدہ ہو گا۔ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے، تو اس نے اس کی توبہ قبول کر لی۔ بے شک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔"[27]

---

[24] القرآن، 6-1:114

[25] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج۶، ص۵۶۵۔

[26] القرآن، 30-37:2

[27] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج۱، ص۶۵۔

ان آیات کا موضوع طلباء کے لیے بہت سے اہم اسباق پر مشتمل ہے۔ انہیں انسان کو تمام مخلوقات پر برتر بنانے کی وجہ بتائی گئی ہے۔ اللہ نے انسان کو علم اور اختیار کی آزادی مرضی کی وجہ سے زمین پر اپنا نائب مقرر کیا۔ آزادانہ اختیار انسانوں کے لیے ایک امتحان ہے کیونکہ شیطان انہیں گناہوں کے لیے آمادہ کر سکتا ہے۔ یہ حوالہ اللہ کی رحمت اور بخشش کے بارے میں مزید بتاتا ہے جب اس نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی۔ قرآن مسلمانوں کو بار بار اللہ کی اس صفت کی یاد دلاتا ہے۔

12- وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۔ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۔ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۔ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ [28]. "اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کا مشاہدہ کرایا تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔ جب رات اس پر چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا، کہا یہ میرا رب ہے۔ پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہا میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر جب چاند چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے، مگر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا اگر میرا رب میری رہنمائی نہ کرے تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔ پھر جب سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا ہے۔ لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا اے میری قوم! میں بیزار ہوں ان سب سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔ میں نے یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔"[29]

سورۃ الانعام کی یہ آیات اس ذہنی تجربے کو ظاہر کرتی ہیں جس سے ابراہیم شروع میں گزرے تھے اور جس کی وجہ سے انہیں نبوت سے پہلے حق کی سمجھ حاصل ہوئی تھی۔ مشرکانہ ماحول کے درمیان اور ابھی تک توحید کی کوئی ہدایت نہیں تھی، اس نے بالآخر کائنات کا بغور مشاہدہ کر کے حقیقت کو دریافت کیا۔ اس کے معاشرے پر آسمانی جسموں یعنی چاند، سورج اور ستاروں کی عبادت کا غلبہ تھا، لیکن ابراہیم علیہ السلام نے ان اجسام پر توجہ مرکوز کی اور اس نتیجے پر پہنچے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کی قدرت کے تابع ہیں۔ اس نے اپنی قوم سے اختلاف کیا اور اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل نہ ہونے کا اعلان کیا جو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

13۔ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۔ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ، تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۔ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۔ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔ [30]. اور جب اللہ فرمائے گا: "اے عیسیٰ ابن مریم! میری نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کی۔ جب میں نے تمہیں روح القدس سے تقویت دی، تم لوگوں سے گہوارے میں بھی بات کرتے تھے اور بڑے ہو کر بھی۔ اور جب میں نے تمہیں کتاب، حکمت، تورات اور انجیل سکھائی۔ اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے پرندے کی صورت بناتے، پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا۔ اور جب تم مادر زاد

[28] القرآن، 6:/75-79

[29] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج ۲، ص ۹۵۔

[30] القرآن، 5:110

اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتے تھے۔اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو نکالتے تھے۔اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روک دیا جب تم ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے، توان میں سے جنہوں نے کفر کیا وہ کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔"[31]

اس آیت میں طلباء کو بہت سی اہم چیزیں سکھائی جاتی ہیں۔طلباء کو یہ چیز باور کرائی جاتی ہے کہ ،دوسرے رسولوں کی طرح عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کی طرف سے چنے ہوئے بندے اور رسول تھے۔انھیں معجزاتی طاقتیں دی گئی تھیں تاکہ عقلمند لوگ ان کی شناخت کر سکیں۔طلباء یہ بھی سیکھتے ہیں کہ اللہ کے رسول ہمیشہ اس طرح کی واضح نشانی دکھاتے تھے لیکن اس کے باوجود دل کے اندھے لوگوں کی طرف سے رد کیا گیا جن کا ذکر قرآن نے کیا ہے۔طلباء یہ بھی سیکھتے ہیں کہ حق کے انکار کرنے والے آخرت میں اللہ کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

14- وَالضُّحٰى۔ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى۔ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ-[32]. قسم ہے چاشت کے وقت کی۔اور رات کی جب چھا جائے۔تیرے رب نے نہ تجھے چھوڑا ہے اور نہ ہی بیزار ہوا ہے۔اور یقیناً آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے۔اور تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو خوش ہو جائے گا۔کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا تو اس نے ٹھکانا دیا؟اور تجھے راہ بھولا پایا تو اس نے ہدایت دی؟اور تجھے محتاج پایا تو اس نے غنی کر دیا۔پس یتیم پر سختی نہ کرنا۔اور سائل کو جھڑکنا نہیں۔اور اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کیا کرو۔"[33]

سورۃ الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بالخصوص اور بنی نوع انسان کے لیے بالعموم امید اور تسلی کا پیغام ہے۔یہ سورہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی کے دوران نازل ہوئی جب مکہ کے لوگوں نے آپ کو اور آپ کے پیروکاروں کو ستایا۔اگرچہ وہ ایمان میں بہت پختہ تھا اور کبھی متزلزل نہیں ہوا تھا لیکن مسلسل مشکلات اور تنہائی اس کے ذہن میں تنہائی کا احساس پیدا کر سکتی تھی۔اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ لوگوں کی طعن و تشنیع اس کی ناراضگی کی علامت نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسے ایک فاتحانہ مستقبل اور شاندار آخرت کی یقین دہانی کرائی اور اسے اپنے احسانات بتائے: یتیم ہونے کی وجہ سے اسے والدین کی عام محبت سے زیادہ پیار ملا،بت پرستی کے درمیان شرک سے محفوظ رہا،دنیاوی ضروریات سے بے نیاز کیا گیا اور اس وقت ہدایت دی جب وہ اپنے گھر میں تھا۔سچ کی تلاش۔آخر میں سورہ کہتی ہے کہ یتیموں کے ساتھ پیار اور احترام سے پیش آنا چاہیے،فریاد کرنے والوں کو حقیر نہیں جاننا چاہیے اور اللہ کی نعمتوں کا اعلان کر کے غریبوں کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔

15۔اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔[34] بیشک ہم نے آپ کو کوثر(خیر کثیر)عطا کی۔پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔بیشک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے۔"[35]

اس سورۃ سے طلباء یہ سیکھتے ہیں کہ اللہ کس قدر اپنے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور کیسے مشکل حالات میں نبی کریم ﷺ کی داد رسی کرتا ہے۔اس سورہ میں مشکل کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ کی خصوصی توجہ کا ذکر ہے۔خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ان کے بیٹوں کی وفات پر مکہ والوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا تھا۔اللہ نے نبی کریم ﷺ کو کثرتِ کامیابی اور آپ ﷺ کی توہین کرنے والوں کی تباہی کا وعدہ کر کے انھیں تسلی دی۔اللہ نے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ وہ باقاعدگی سے نماز کے ذریعے اللہ کو یاد کریں اور قربانی کا

[31] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج۲، ص۲۴۵۔

[32] القرآن، 93:1-11

[33] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج۶، ص۳۸۵۔

[34] القرآن، 108/1-3

[35] ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ج۶، ص۵۵۰۔

جذبہ پیدا کریں تاکہ وہ مسلسل اللہ کے ساتھ اپنے بندھن کو مضبوط کر سکیں۔ سورہ الضحیٰ کی طرح یہ سورہ بھی مسلمانوں کو خدا کی حمایت پر یقین رکھنے کا درس دیتی ہے۔ مکہ میں ہونے والے ظلم و ستم کے پیش نظر نبی پاک کو "کثرت" کا یقین دلایا گیا تھا۔ یہ "کثرت" ان کے لاتعداد پیروکاروں اور ان کی اولاد کی صورت میں ان کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے آئی۔ دوسری طرف آپ ﷺ کی توہین کرنے والے ہمیشہ کے لیے ہلاک ہوگئے۔ یہ سورہ مسلمانوں کو قربانی کا جذبہ پیدا کرنے اور نماز قائم کرنے کا درس دیتی ہے کیونکہ یہ اپنے رب کے قریب ہونے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

نتائج(Findings)

اس مطالعے سے درج ذیل اہم نتائج سامنے آتے ہیں:

- **عقیدۂ توحید کی بنیاد:** اولیول اسلامیات کے قرآنی نصاب کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ یہ طلبہ کے ذہنوں میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ربوبیت کا گہرا تصور پیدا کرتا ہے۔ سورۃ الاخلاص، آیت الکرسی اور سورۃ الانعام کی آیات طلبہ کو ایک مضبوط ایمانی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔
- **اخلاقی و روحانی تربیت:** سورۃ الزلزال، سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الناس جیسی سورتیں طلبہ میں **خود احتسابی، امید اور باطنی تحفظ** کا شعور بیدار کرتی ہیں۔ یہ پہلو نصاب کو محض علمی نہیں بلکہ اخلاقی و تربیتی بھی بناتا ہے۔
- **پیغمبروں کے کردار کی وضاحت:** سورۃ البقرہ (آدمؑ)، سورۃ الانعام (ابراہیمؑ) اور سورۃ المائدہ (عیسیٰؑ) کی آیات طلبہ کو یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہیں کہ انبیاءؑ کی اصل حیثیت اللہ کے برگزیدہ بندوں کی ہے، جو اپنی ذات سے نہیں بلکہ اللہ کی عطا کردہ طاقت سے معجزات دکھاتے ہیں۔
- **نصابی جھکاؤ:** نصاب میں فقہی اور سماجی موضوعات نسبتاً کم ہیں جبکہ زیادہ زور ایمانی، اخلاقی اور روحانی پہلوؤں پر ہے۔ یہ نصاب طلبہ کی انفرادی اصلاح میں مؤثر ہے لیکن اجتماعی اور سماجی جہات کو زیادہ اجاگر نہیں کرتا۔
- **میدانی تحقیق کے شواہد:** اساتذہ اور طلبہ کے تاثرات ظاہر کرتے ہیں کہ یہ آیات نصاب میں محض حفظ کے لیے شامل نہیں بلکہ طلبہ کے سوالات اور مباحث ان کے تجسس اور فکری ارتقاء کی علامت ہیں۔

سفارشات (Recommendations)

- **عملی تدریسی سرگرمیاں:** ان آیات کو صرف ترجمہ اور تشریح کے بجائے **عملی سرگرمیوں** (مثلاً کردار سازی کی مشقیں، گروپ ڈسکشنز، کیس اسٹڈیز) کے ذریعے پڑھایا جائے تاکہ طلبہ ان کے پیغام کو عملی زندگی میں برت سکیں۔
- **سماجی و فقہی پہلوؤں کا اضافہ:** نصاب میں موجود آیات کے ساتھ ساتھ وہ آیات بھی شامل کی جائیں جو عدل و انصاف، معاشی معاملات اور سماجی ذمہ داریوں کو اجاگر کرتی ہیں تاکہ نصاب زیادہ متوازن ہو۔
- **بین المذاہب تقابل:** سورۃ المائدہ (5:110) جیسی آیات کو اس طرح پڑھایا جائے کہ طلبہ کو اسلام اور مسیحیت کے درمیان فرق واضح ہو، اور وہ بین المذاہب مکالمے میں مدلل گفتگو کر سکیں۔
- **اساتذہ کی تربیت:** اساتذہ کے لیے تربیتی پروگرام ترتیب دیے جائیں تاکہ وہ طلبہ کے سوالات کو علمی و فکری انداز میں سنبھال سکیں اور محض ترجمہ و تشریح تک محدود نہ رہیں۔

- **تحقیقی مطالعہ کا فروغ:** اولیول اسلامیات میں شامل آیات کو جدید چیلنجز (ماحولیات، انسانی حقوق، معاشی انصاف) کے ساتھ جوڑ کر پڑھایا جائے تاکہ طلبہ اسلام کو ایک زندہ اور عصری رہنما کے طور پر دیکھ سکیں۔